سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳ عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے ۱۴۱ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کی ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۴ اگست ۱۹۲۵ء	نمبر ۳۳

سیالکوٹ کے مسیحی بشارتی جلسے

شرائط مناظرہ جو طے ہوئیں اُس میں عیسائیوں نے نہایت فراخدلی کا ثبوت دیا۔ یہانتک کہ میرزا برکت علی سکریٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے صاف کہہ دیا کہ ایسی شرائط جو عیسائیوں نے ناتجربہ کاری کے باعث منظور کر لی ہیں۔ اگر مجھ سے کوئی منوانا چاہے تو ہرگز ایسی کڑی شرائط نہ مانتا۔ مسلمانوں میں ایک صاحب بنام شیخ محمد عبداللہ تھے جو شرائط طے کرنے کے لئے تشریف رکھتے تھے۔ اور وہ ایسے افرادی او تکراری قادیانی صاحب تھے کہ خدا کی پناہ جس بات پر وہ اُڑ جاتے چلا چلا کر۔ سر ہلا ہلا کر زمین پر پاؤں مار مار کر اور منہ میں کف لا لا کر نہایت غضب آلود تقریر کر کے عیسائیوں سے آخر منوا ہی لیتے۔ اس کی وجہ زیادہ تر شیخ صاحب مذکور کی تند مزاجی اور ترش کلامی تھی جس کے باعث خود اُن کی جماعت اُن سے شاکی ہے۔ اور کچھ مقامی عیسائیوں کی فرط ملائمت اور ناتجربہ کاری۔ دو عیسائی مناظروں کے مقابلہ کے لئے پانچ مناظر رکھے گئے۔ اور پھر اس پر بھی اکتفا نہ کی اور فرمایا کہ مناظر تبدیل کرنے کا حق بھی ہمیں حاصل ہے۔ ہم جسے چاہیں کھڑا کر دیں۔ یہ بھی مان لیا گیا اور تسلیم کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔

جلسہ کا انتظام بہت اچھا نہ رہا اور اس کے ذمہ وار بھی ایک حد تک عیسائی ہیں۔ ماسٹر جلال الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مشن سکول بارہ پتھر ایک گرمجوش مگر ناتجربہ کار نوجوان ہیں۔ وہ اور اُن کے دو اور رفقا نے ایک کمیٹی بنائی جو سیاہ و سفید کی مالک تھی۔ اور بسا اوقات مناظرین کے مشورہ کے . . . . . بغیر بلکہ اُن کی منشا کے خلاف جو چاہتے کر گذرتے۔ لہٰذا انتظام تسلی بخش نہ رہا۔ پھر شروع میں تجویز پیش ہوئی کہ شہر کے معزز۔ باوقار اور با اثر ہندو مسلمان اور عیسائی صاحبان کو ان جلسوں کا پریذیڈنٹ بنایا جائے۔ جنکا پبلک پر کچھ اثر ہو اور وہ ضبط قائم رکھ سکیں۔ یہ تجویز پیش ہوئی اور منظور بھی کر لی گئی۔ مگر بعد میں خدا جانے اس پر عمل نہ کیا گیا۔ خود مسیحی ہی تمام جلسوں میں کرسی صدارت کو زینت بخشتے رہے۔ شہر کے لوگوں میں نہ انہیں کوئی جانے۔ نہ اُن کی وجاہت و شبہات ہی ایسی کہ لوگوں پر کچھ اثر پڑ سکے اور نہ اُن کی آواز ہی بلند کہ سامعین کے کانوں تک پہنچ سکے۔ بلکہ بارہا ایسا ہوا کہ وہ لوگوں کو خاموش کرانے کھڑے ہوتے اور خود خاموش کرا دیئے جاتے۔ ہماری دانست میں مسیحی صدر نے یہ بڑی غلطی کی۔ اپنی شان اس صدارت میں سمجھی اور صدر نشینی کی ہوس میں انتظام و سکون میں خلل انداز ہوئے۔

جلسہ کی بد انتظامی کے ذمہ وار ایک اور شخص بھی تھے اور وہ شیخ محمد عبداللہ صاحب ہیں جنکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے۔ آنجناب تو تقریر شروع ہونے سے پہلے ہی اپنی بے سروپا تقریر شروع کر دیتے۔ کبھی ایک بات پر جھگڑتے اور کبھی دوسری بات پر گرجتے۔ مسلمانوں نے احمدیوں کی تحریک سے ایک شرط یہ بھی پیش کی تھی کہ ایک پریذیڈنٹ مسلمانوں کی طرف سے بھی ہو۔ مگر یہ مسترد کیا گیا۔ کیونکہ اوّل تو کسی مجلس کے دو صدر ہوا ہی نہیں کرتے اور دوسرے جلسہ عیسائیوں کا اور انتظام کے ذمہ دار وہ۔ فریق ثانی کا کیا حق ہے کہ صدر کا انتخاب اپنی طرف سے کرے۔ مگر منشی عبداللہ صاحب کی دلخراش تقریر کی تاب نہ لا کر اور اُن کے اصرار سے تنگ آ کر اُن کے

ہر عذر لنگ کی سماعت رکھی گئی۔ اور سنا گیا کہ مسلمانوں کی طرف سے ایک توجہ دلانے والا ہو۔ جو صاحب صدر کی توجہ کسی بےعنوانی یا بےضابطگی کی طرف بصورت ضرورت مبذول کرادے۔ اب منشی عبداللہ صاحب نے توجہ دلانے کا منصب خود سنبھالا اور سر جلسہ کے شروع میں بلا مبالغہ دو گھنٹے پون گھنٹے ضرور ہی توجہ دلاتے رہتے۔ تقریر کرنے کو کوئی کھڑا ہوتا تو وہ اُسے بٹھا دیتے اور کہتے کہ میں توجہ دلا رہا ہوں پہلے میری سُن لو۔ اور ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ بہت سی خلاف تہذیب اور نامناسب حرکات اُن سے سرزد ہوئیں زبان اُن کی لنگوی۔ عذر اُن کے لنگ۔ تقریریں اُن کی ژولیدہ۔ گفتگو اُن کی کرخت۔ غرض لوگوں کی عدم توجہ کے بہت حد تک یہ توجہ دلانے والے حضرت ذمہ وار تھے جب ہم نے اُن کی جماعت کے ایک نہایت ہی معزز رکن سے اُن کی شکایت کی تو اُس نے ہمیں کہا کہ بابا ہماری اپنی جماعت اس شخص سے تنگ آچکی ہے۔ آخر ایک دن اُن کی ناشائستگی سے تنگ آکر پولیس کا انتظام کیا گیا۔ مگر پولیس کا نام سُنکر وہ ایسے گم ہوئے کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اور سپاہیوں کو جو دیکھا تو غائب ہو گئے اور اپنی جگہ ایک متین اور مہذب توجہ دلانے والے کے لئے خالی چھوڑ گئے۔ اور پھر کوئی بدانتظامی نہ ہوئی۔ ایک دن جبکہ ڈاکٹر براؤن صاحب کا مولوی محمد ابراہیم صاحب سے مناظرہ ہوا تو اس دن یہ توجہ دلانے والے صاحب موجود نہ تھے اور مناظرہ نہایت عمدگی۔ خوبی اور خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔ بعد میں جو میں نے اُن سے دریافت کیا کہ حضرت آج کچھ شور نہیں مچایا۔ بدانتظامی نہیں ہوئی۔ کیا آپ تشریف نہ رکھتے تھے۔ اس پر آپ نے ہنس کے فرمایا کہ میں گرج پچھلی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ اشاعت آئندہ میں ہم انشاء اللہ پہلے روز کے مناظرہ کی کیفیت درج کرینگے۔

خواجہ

اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر

اہلِ وطن کی نگاہوں میں چھوٹے شمار میں چھوٹے حشمت و دولت میں کم ماہ۔ شہرت میں کمتر چھوٹے مسکنوں کے ساکن۔ علم میں پس اندازنامری کے پیرو۔ اپنے بعض ہم اعتقاد بھائیوں کی نگاہ میں بحیثیت چھوٹے ہونے کے ذ‌بیحے والے گروہ مت ڈر۔

گاؤں میں تری صدا کی پرواہ نہیں۔ شہروں میں تیری آواز شور و شر کی کثرت میں دبی ہے۔ ملک میں تیری آہ و فغاں کا کوئی شنوا نہیں۔ تیرے دُکھ درد کا تیری بھوک اور ننگائی کا کوئی علاج نہیں۔ یہاں تک کہ کم حوصلہ ہو کر چلانے سے بھی رہ گیا ہے۔ یا مایوس ہو کر خاموشی اختیار کر بیٹھا ہے۔ لیکن ایسی مایوسی میں ایک چھوٹی دھیمی آواز تجھے ضرور سنائی دیتی ہے۔ کہ اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر۔

یہ زمانہ ہے کہ تحقیر کے تیروں کا ہدف ہے۔ طعن و تشنیع کی بوچھاڑیں تجھ پر زور آزمائی کرتی ہیں۔ زمانہ کے لوگ تجھے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چھوٹے ناموں سے تجھے یاد کرتے ہیں۔ اوروں کو اعلےٰ تجھے ادنےٰ کہتے ہیں۔ لیکن جان لے کہ ابتدائے زمانہ سے مقبولیت چھوٹوں نے حاصل کی ہے اور برگزیدہ چھوٹا ہی رہا ہے۔ ہابل چھوٹا تھا اُس کی قربانی خدا کو پسند آئی۔ اضحاق چھوٹا ہو کر خدا کا برگزیدہ ہوا۔ یعقوب چھوٹا تھا جس نے اپنے والد سے برکت پائی۔ یوسف چھوٹا تھا جو خزائن مصر کا مختار ہوا اور اپنے باپ کے گھرانے کی زندگی کا محافظ ہوا۔ داؤد چھوٹا تھا جو بادشاہ اور نبی کے عہدہ کے لئے مخصوص کیا گیا۔ یسوع جو ناصری کہلایا چھوٹا بنا تاکہ تجھے بڑا بنا دے۔ اس لئے اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر۔

خاکسار۔ فریڈرک جے حمید۔

خودبینی اور خدابینی

مضمون خودپسندی اور خداپسندی

زبان ہندی میں لفظ خود جو لکھا جاتا ہے۔ وہ صرف خُد لکھا جاتا ہے۔ اس میں و نہیں آتا۔ لیکن زبان اُردو کی نوشت میں و لکھا جاتا ہے۔ پر پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ خُود۔ خُد۔ دونوں کی آواز ایک ہے۔ ہم اس وقت بجائے خُود کے بغیر واؤ خُد تحریر کرینگے۔ اب یہ دو جملے ہیں۔

۱۔ خدپسندی ۲ خداپسندی۔ خُدپسندی اور خُداپسندی میں صرف ایک الف کا فرق آتا ہے۔ خُد اور خُدا۔ اگر ہم لفظ خُدا میں سے الف کو نکال دیں تو لفظ خُد رہجاتا ہے۔ اگر ہم اسی طرح لفظ خُد پر الف بڑھا دیں تو خُدا بنجاتا ہے۔ لفظ خُد کے بولنے اور پڑھنے اور سننے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک خاکی اور فانی انسان یا شخص ہے۔ اسی طرح جب لفظ خُدا پڑھا جاتا ہے یا سُنا جاتا یا بولا جاتا ہے تو لفظ خُدا کے سنتے ہی فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ لفظ اُس خالق مالک پاک پروردگار کے لئے جو قادر مطلق ہے۔ جسکو اللہ کہیں یا پرمیشور۔ کہتے ہیں اُسی کے لئے یہ لفظ خُدا بولا جاتا ہے۔ ایک الف ہے جو کہ خُد پر نہ ہو تو ایک محدود انسان نظر آتا ہے اور الف خُد پر لکھدیں تو لامحدود خُدا بنجاتا ہے۔ ۱ خُدپسندی ۲ خُداپسندی۔ ان دو جملوں پر یہ مضمون ناظرین نورافشاں کی نذر ہے۔

۱۔ خُدپسندی۔ انسان کو خُدا سے جُدا کرنے والی جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس کی نادان۔ کم ماہ اندیش خودپسند مرضی یہی بُری خاصیت ہے جسے آوارہ کر دیتی ہے۔ اور ہر طرح کے نامناسب فعل اس سے سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ جنکو گناہ کہیں یا پاپ کہیں انکا انجام ہلاکت یا دوزخ ہے جس سے (دیکھو صفحہ ۱۱)

نورافشان

مطبوعہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۲۵ء

ورن آشرم دھرم اور مہاتما گاندھی

ہمعصر پرکاش نے "ورن آشرم دھرم اور مہاتما گاندھی" کے عنوان سے ذیل کا بیان شائع فرمایا ہے۔ جسے ویدک میگزین سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ ناظرین نورافشان کے فائدے کے لئے ہم پرکاش سے نقل کرتے ہیں۔

ایڈیٹر

مہاتما گاندھی بارہا اس امر کا اعلان کر چکے ہیں کہ وہ پرچلیت سناتن دھرم کے انویائی ہیں اس لئے یہ قدرتی بات ہے کہ وہ اُس کے عقائد کی تائید کریں۔ موجودہ سناتن دھرم ورن جنم پر مانتا ہے۔ اس میں کوئی گنجائش نہیں کہ جو شخص جس ورن میں پیدا ہوا ہے اُسے تبدیل کر سکے۔ سناتنیوں کا یہی اصول ہی سات کروڑ اچھوت ہندوؤں کے ہندو دھرم میں متحمت ہونے کے راستہ میں حائل ہے۔ اتفاق سے مہاتما جی اچھوت ادھار کی حمایت پر ہیں ایک وقت میں جنم سے ورن ماننا اور اچھوتوں کو اچھوت پن کی حالت سے نکالنا یہ سردو متضاد خیال رکھنا مہاتما جی کے لئے نہایت کٹھن ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے عقیدہ کی تشریح اپنے اخبار ینگ انڈیا میں اس طرح کی کہ ایک ورن کا کوئی آدمی اس جنم میں دوسرے ورن کے کام تو کر سکتا ہے۔ لیکن اسے ادھکار نہیں کہ جس ورن کے کرم اُس نے تیاگ دئے اُس کے نام کو چھوڑ کر اُسی ورن کا نام دھارن کر سکے جس کے کام کرنے کی مہاتما جی بھی اُسے اجازت دیتے ہیں۔ یہ پوزیشن کیسی بھدی ہو اس پر انگریزی کا جو مضمون سیہوگی ویدک میگزین میں پنڈت دھرمیندر ناتھ شاستری ایم۔ اے۔ ایم او ایل کی قلم سے شائع ہوا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اس سے دقیقہ رس پاٹھک سمجھ سکینگے کہ مہاتما جی جنم پر ورن کی حمایت کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔

ایڈیٹر پرکاش

مئی کے گذشتہ ہفتہ کے ینگ انڈیا میں مہاتما گاندھی نے ایک نامہ نگار کے سوال کے جواب میں ورن آشرم اور ذات پات پر ایک مضمون لکھا تھا۔ آپ نے جو بیانات شائع کئے ہیں اُن میں ذیل کے بیان قابل توجہ ہیں:-

(۱) میں نے ورن آشرم کی بطور معقول علمی اصول کے حمایت کی ہے اور اچھوت پن کی بطور نامعقول برائی کے مذمت۔

(۲) میں ورن آشرم سے جنم کی بناء پر کام کی مناسب تقسیم مانتا ہوں۔

(۳) میں نے یہ ضرور کہا تھا کہ ورن جنم پر ہوتا ہے لیکن میں نے یہ بھی کہا تھا کہ شودر کے واسطے ویش اور علیٰ ہذا القیاس ہونا ممکن ہے۔ لیکن ویش کے فرائض سرانجام دینے کے لئے اُسے ویش کی مہر کی ضرورت نہیں۔ سوامی نارائن گورو کو براہمن کہلانے کی اس غرض سے ضرورت نہیں کہ اُنہیں سنسکرت کا عالم تسلیم کیا جائے۔

(۴) جو شخص براہمن کے فرائض سرانجام دیتا ہے وہ اگلے جنم میں بآسانی برہمن بن سکیگا۔ لیکن موجودہ جنم میں ایک ورن سے دوسرے ورن میں انتقال کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جعلسازی شروع ہو جائیگی۔

(۵) ایک پنچم شودر کا کام کرتا ہے۔ اس لئے جب وہ پنچم کہلانا چھوڑ دیگا تو اُسے شودر ورن میں رکھا جا سکتا ہے۔

(۶) ورن کے ٹھپے چند سالوں بلکہ چند جنموں میں بھی نہیں بدل سکتے۔

(۷) ورن آشرم میں جو خرابی ہے اس سے مقابلہ کرنا چاہئے۔ نہ کہ خود ورن آشرم سے ہی۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ بیانات کہاں تک شاستریہ اصولوں کے مطابق ہیں۔ اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ عام پراچین شاستر ہیک زبان ورن آشرم کی حمایت پر بولتے ہیں۔ اس لئے جب مہاتما گاندھی ورن آشرم کی بطور معقول شاستریہ اصول کے حمایت کرتے ہیں تو وہ بالکل راستی پر ہیں۔ لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ورن آشرم کے جو معانی ویدوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ آپ اُن کو ٹھیک طور پر سمجھ نہیں سکے ورنہ وہ ایسا کہنے کی کبھی جرات نہ کرتے کہ ورن آشرم جنم پر ہوتے ہیں۔ میں مہاتما گاندھی کو شاستریہ اصولوں کا ویاکھیاتا یا سنسکرت کا بھاری پنڈت ماننے کے لئے تیار نہیں۔ گو آپ کی ذاتی خوبیوں کا میں کسی سے بھی کم معترف نہیں ہوں خالص شاستریہ مضامین پر مہاتما جی کے خیالات چنداں وقعت نہیں رکھ سکتے۔ میں اس امر کو بھی ماننے کو تیار نہیں کہ مہاتما گاندھی شاستروں کے کرتاؤں سے بڑے ہیں۔ ایسی اوستھا میں مجھے پورا ادھیکار ہے کہ ورن آشرم اور ذات پات کے ایسے ضروری مضامین پر مہاتما گاندھی کے خیالات کی صحت پر شنکا کروں۔ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ مہاتما جی کا شاستروں پر وشواس ہے یا نہیں۔ گو میرے

خیال کا زیادہ تر رحجان اس طرف ہے کہ وہ شاستروں پر وشواس رکھتے ہیں۔ اگر میرا خیال ٹھیک ہے تو میں آپ کی اور آپ کے ہمخیال اصحاب کی توجہ منوسمرتی۔ اور شنکر نیتی اور مہابھارت کے اقتباسات کی طرف دلاتا ہوں۔

منوسمرتی میں آتا ہے کہ جو براہمن وید پڑھنے کی کوشش نہ کرتا ہوا اپنا سمہ اور کاموں میں لگاتا ہے وہ اپنے اسی جیون میں شودر ہو جاتا ہے۔ منو مہاراج نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جنم سے ہر ایک منش شودر پیدا ہوتا ہے۔ اور سنسکاروں سے دوج بن سکتا ہے۔

شُکر نیتی میں صاف طور پر لکھا ہے کہ جنم سے کوئی برہمن کھشتری۔ ویش۔ شودر یا ملیچھ نہیں۔ یہ تمام امتیاز کرموں سے پیدا ہوتا ہے"۔

کیا ہم مان لیں کہ ایسے شاستر یہ معاملہ میں بھی مہاتما جی کی رائے شُکر آچاریہ سے زیادہ وزن رکھتی ہے۔ گاندھی جی تسلیم کرتے ہیں کہ "شودر کا ویش بنجانا ممکن ہے"۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ "شودر کو ویش بننے کے لئے ویش کی مہر کی ضرورت نہیں"! کیا مہر کی دلیل آخر ورن کو مٹا ہی دینے کی طرف رہنمائی نہیں کرتی ہیں کے مہاتما جی اس قدر مخالف ہیں؟ اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ مہر یا ٹھپہ کا سوال نہیں بلکہ سوسائٹی میں مناسب مرتبہ کا سوال ہے۔ مہابھارت میں صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ ستیہ۔ دان۔ کھشما۔ شدھ آچرن دیا۔ انکساری اور خود انکاری یا دھرم جس کسی بھی دکیتی میں پائے جائیں وہ براہمن ہے۔ صرف یہ شدھ اچار رد رہا ہی ہے جو کسی دکیتی کو براہمن بناتا ہے نہ کہ جنم یا سنسکار۔ بلکہ یہاں تک کہ اُن کے بغیر وید پڑھنے سے بھی برہمن نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر شودر بھی شدھ اچاری ہوگا تو وہ براہمن بن سکتا ہے۔ کوئی بھی دکیتی براہمن کے گھر پیدا ہونے سے براہمن نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ براہمنوں جیسے کرم کرنے سے ہی برہمن کہلا سکتا ہے۔ شودر ہی نہیں جنم کا چنڈال بھی اعلےٰ قسم کے شُدھ آچرن سے برہمن بن سکتا ہے۔ جیسا کہ تنگ منی برہمن بن گئے تھے۔

مجھے تعجب ہے کہ مہاتما جی مہابھارت کے ان لاجواب واکیوں کو کیسے نظر انداز کر سکتے اور اُن کے خلاف زبان کھول سکتے ہیں۔ وششٹ پاراشر۔ وید ویاس۔ وشوامتر سند ر پال اور تنگ سے مشہور رشیوں کی مثالوں سے آپ کو باور کر لینا چاہئے تھا کہ جنم پر ورن کے متعلق آپ کا بیان غلط پر مبنی ہے میں اس سے بھی ایک قدم آگے جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ برہمن کھشتری۔ ویش اور شودر کے الفاظ خاص صفات کے مظہر ہیں۔ اور جب دیکھتے ہیں وہ صفات نہیں جو اس ورن کے شبد سے ظاہر ہیں کہ اسے اس ورن کا ادھیکار ہرگز نہیں۔ مثلاً برہمن شبد کے معنے ہیں برہمن کو جاننے والا یا اُس کے جاننے کی سر توڑ کوشش کرنے والا۔ اس لئے یہ شبد اُن ہشیار لوگوں پر کیسے عائد کیا جا سکتا ہے۔ جنہوں نے ویدوں کے پڑھنے اور برہم کر پانے کے دیگر سادھنوں پر کبھی ایک گھنٹہ بھی صرف نہیں کیا۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ منش کا مستقبل بنانے میں اُسکے والدین کا ضرور کافی حصہ ہوتا ہے۔ لیکن ٹھیک تعلیم اچھی صحبت اور سخت تپسیا آبائی رحجان پر بہت حد تک غالب آ سکتے ہیں۔ اس لئے گو ایک جنم کے شودر کے لئے سچا برہمن بننا آسان نہیں۔ لیکن اگر وہ برہمن بننے کے سادھنوں پر سرگرمی سے عمل کرے اس کے لئے کامیابی مشکل نہیں۔ آج جو جنم کے برہمن ہیں۔ اُن کے متعلق بلا تامل کہا جا سکتا ہے کہ کم از کم ۹۰ فیصدی میں کوئی بھی ایسا وصف نہیں جس سے اُنہیں برہمن کہا جا سکے۔ اِس لئے ورنوں کی جنم کی بنا پر موجودہ تقسیم صریح جعلسازی ہے۔ اور جتنی جلدی اس جعلسازی کا خاتمہ کیا جائے ملک بلکہ دنیا کی بہتری کے لئے اُتنا ہی اچھا ہے۔

(۵) جن لوگوں کو پنچم کہا جاتا ہے کیا وہ تمام کے تمام شودروں کے کام کرتے ہیں؟ میرے خیال میں ایسا ہرگز نہیں۔ اس لئے ہمارا کوئی حق نہیں کہ بلا امتیاز سب کو شودر قرار دے دیا جائے۔ مثال کے طور پر کیا مہاتما جی شری نارائن گورو کو شودر قرار دینگے محض اس وجہ سے کہ حسن اتفاق سے اچھوتوں کے ہاں اُن کا جنم ہوا

شاستروں کے مطابق ایسے اشخاص اس جنم میں یقیناً براہمن ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ مہابھارت میں سپشٹ لکھا ہے۔

شلوک

(۶) مہاتما جی سے ہمارا اس امر میں پورا اتفاق ہے کہ ٹھپے چند ساروں یا جنموں میں نہیں بدل سکتے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس وقت بے شمار ذاتوں و صفاتوں کی جو خلاف انصاف تقسیم ہے۔ انہیں ٹھپوں کی مظہر ہے یا نہیں؟ شاستر اور خصوصاً بھگوت گیتا ٹھپوں سے ساتوک۔ راجس تامس گنوں کی پردھانتا کے معنے لیتے ہیں۔ یوگیہ شکشا ارتھات حالات وغیرہ ہمارے شکتی رکھتے ہیں کہ ٹھپوں کو بدل دیں۔

(۷) مہاتما جی جب یہ کہتے ہیں کہ ورن آشرم میں جو خرابی آگئی ہے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے نہ کہ خود ورن آشرم کا۔ تو ہمارا اُن سے پورا اتفاق ہے۔ جنم پر ورن ماننے کا موجودہ طریق شاستر وکت ورن کو کرم پر مانا گیا ہے۔ جیسا کہ مہاتما جی کی نہایت مرغوب پستک میں لکھا ہے۔

شلوک

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مہاتما جی جب اچھوت پن

کی مذمت کرتے ہیں تو اس میں وہ حق بجانب نہیں کیونکہ اچھوت پن ورن آشرم کا نہیں بلکہ جنم پر مانتے ہیں۔ جبکہ آپ حمایت کرتے ہیں۔ شاخسانہ اور قدرتی نتیجہ ہے۔ اس معاملہ میں آپ کے جو خیالات ہیں۔ اُن کی نہ شاستروں سے تصدیق ہوتی ہے۔ نہ سادھارن بدھی سے۔ اچھوت پن کو دُور کرنے کے متعلق مہاتما جی کے جو خیالات ہیں اُن کی صداقت پر شک کرنے والا دُنیا بھر میں میں آخری شخص ہونگا۔ لیکن مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ مہاتما جی ورن کو جنم پر مان کر اچھوت ادھار کے اپنے مرغوب اور پسندیدہ مقصد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مہاتما جی کا یہ خیال بالکل ٹھیک ہے۔ کہ پانچویں ورن کے ماننے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ یہ بیان بلاشبہ ٹھیک تو ہے لیکن تھوڑی سی اصلاح کے ساتھ کہ اصل شاستروں میں پانچویں ورن کے ماننے کے لئے کوئی پرمان نہیں گو نویں سمرتیوں اور پرانوں میں جو ذات پات کے مسئلہ کے حامی ہیں اچھوت پن کا صاف لفظوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں قدرتی طور پر یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ اپنے متذکرہ بالا مضمون میں مہاتما جی نے ورن آشرم اور ذات پات کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ بغیر مطابق شاستر در ودھ غلط اور گمراہ کن ہیں

ضرورت

امریکن مشن منٹگمری کے سکول کے لئے ایک استاد اور ایک بورڈنگ ہوس ماسٹر کی ضرورت ہے۔ استاد انٹرنیس پاس شدہ ہو۔ امیدوار اپنی درخواستیں پتہ ذیل پر روانہ کریں۔

پادری بی۔ ایل۔ ہیملٹن

امریکن مشن منٹگمری۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

شذرات

ہماری عرفانی مذہبی زندگی کے تین مدارج ہیں (۱) میں اور خدا (۲) خدا اور میں (۳) صرف خدا ہی خدا، نہ میں نہ تو۔ اسی طرح مسیحی کی زندگی میں تین مدارج ہیں (۱) سب کچھ میرا ہے تیرا کچھ نہیں (۲) کچھ تیرا ہے کچھ میرا ہے (۳) میرا کچھ نہیں سب کچھ تیرا ہے۔

ہماری زندگی میں خاص مواقع جو آئے ہیں جنہوں نے ہماری زندگیوں میں عظیم تبدیلی کی ہے وہ حسب ذیل ہیں (۱) جب ہمیں اپنی گناہگاری کا علم ہوا (۲) جب ہم نے اپنے دشمن کو دشمن سمجھا (۳) جب ہم نے اپنے دوست کو دشمن خیال کیا (۴) جب ہم نے جانا کہ یسوع مسیح گناہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا اور ہمارے لئے صلیب پر مرا (۵) جب ہم نے جانا کہ یسوع مسیح ہم میں زندہ ہے (۶) جب ہم نے جانا کہ بائبل کلام اللہ ہے۔

ایک روز میں گھر سے اپنے دشمن کی تلاش میں نکلا۔ تمام دن تلاش کرتا رہا۔ مجھے ایک بھی دوست نظر آیا۔ جسے دیکھا دشمن ہی دکھائی دیا۔ لیکن دوسرے روز میں گھر سے یہ قصد کرکے نکلا کہ آج میں اپنے دوست کی تلاش کرونگا۔ تمام دن تلاش کرکے مجھے معلوم ہوا کہ میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔

اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے قصوروار کو ہرگز معاف نہیں کرتے درپے انتقام رہتے ہیں۔ مگر وہ معاف نہ کرکے اس پل کو توڑ دیتے ہیں جس پر اُنہوں نے خود گذرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خود بھی کسی کے قصوروار ہوکر معافی کے محتاج ہوتے ہیں۔

ہر ایک بچہ کے لئے اعلےٰ مدرسہ اُس کا گھر ہے اس کے والدین اعلےٰ درجہ کے استاد ہیں۔ ہر ایک لڑکے کے بھائی بہن اُس کے ہم جماعت ہوتے ہیں جو بچے گھر کے مدرسہ کی تعلیم و تربیت سے محروم ہوجاتے ہیں۔ وہ سخت نقصان کے وارث بن جاتے ہیں اُن کی تعلیم و تربیت کی کمی کو زمانہ پورا نہیں کرسکتا ہے۔

انسان جسمانی طاقت کے اعتبار سے ہاتھی کے برابر نہیں۔ نہ سمندر کی وہیل مچھلی کے برابر ہے۔ نہ ہوائی پرندوں میں سے عقاب کے برابر ہے۔ نہ چستی اور چالاکی میں چیتے کی ہمسری کرسکتا ہے۔ پر انسان تو اور ذہنی کے اعتبار سے ان تمام جانوروں پر سبقت لے گیا ہے۔ وہ اپنی خداداد لیاقت سے ان پر فتحمند ہوگیا ہے۔ اُس نے قدرت کی طاقتوں پر فرمانروائی کی ہے۔ انسان کے سوا باقی تمام مخلوقات کی طاقتیں محدود ثابت ہوچکی ہیں۔ پر انسان کی ذہنی طاقتیں آج تک غیر محدود اور نامعلوم ہیں۔

اگر ہم خدا کے اور نیچر کے قوانین کو توڑنے کی کوشش کریں تو ہم ایک اعتبار سے انہیں توڑ سکتے ہیں۔ پر اُن کا توڑنا ان قوانین کا ترک نہیں ہوتا بلکہ اُن کے توڑنے میں ہم خود قوانین مذکورہ کے ہاتھوں سے ٹوٹ جاتے ہیں۔

روحانی طاقت ہی اصل اور حقیقی طاقت ہے۔ کیونکہ یہ ہمیشہ اپنے روحانی چشمہ سے نکلکر گردو کو قوی کرتی رہتی ہے۔ اس پر مادی طاقت کا کچھ اثر نہیں پڑتا۔ جو پیسوں سے خریدی جاتی ہے۔ خدا اس روحانی طاقت کا سرچشمہ ہے۔

نورافشاں کے خریداران سے التماس ہے کہ ہر ایک خریدار ایک نیا خریدار دے کر ممنون فرمائیں بس تھوڑی سی ہمت درکار ہے ؎

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

مسیحی اخبارات پر ایک نظر

ہمعصر مخزن مسیحی بابت پہلی اگست میں مسٹر ایلبرٹ ایم۔ شا۔ ایکٹ آنریری سکرٹری انڈین کرسچن ایسوسی ایشن یو۔پی نے ۔ ۔ ۔ ۔ دس دس روپیہ کے چار سکالر شپ کا نوٹس پروونشل ایسوسی ایشن کی طرف سے مشتہر کیا ہے۔ جو یو۔پی کے مسیحی نوجوانوں کے لئے ہے

۱۔ ایک یونیورسٹی کے سکالر کے لئے ہے۔
۲۔ الف۔ اے سکالرس کے لئے ہیں
۳۔ ایک صنعتی تعلیم کے لئے ہے۔

ہم یو۔پی کی کرسچن ایسوسی ایشن کو اس مبارک کام میں ہمیشہ آگے بڑھتی دیکھتے آئے ہیں ہم دل سے ایسوسی ایشن مذکورہ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے کام میں پھُولتی پھلتی رہے۔

ہمعصر قاصد بابت ماہ جولائی کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ این۔ ایم۔ ایس پنجاب کا کام نہایت ترقی پر ہے۔ سوسائٹی مذکورہ نے پادری ہمسون خاں صاحب کو بیت الحم میں مقیم کر کے اس تمام علاقہ کی آبادی کی مذہبی اور تعلیمی ضرورت کو رفع کرنے کا کافی انتظام فرما دیا۔ بخاص بیت لحم میں مسیحی لڑکوں اور مسیحی لڑکیوں کی تعلیم کا معقول انتظام فرما دیا ہے۔ اس کے علاوہ پادری ایس این طالب الدین صاحب اور پادری پریم چند صاحب تمام علاقہ میں اپنی طاقت و لیاقت خداداد کو مسیحی خدمت میں صرف کر رہے ہیں جس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ جو آنسوؤں سے بوتے ہیں خوشی سے دورہ کرینگے۔

مسیحی کلیسیا اور مسیحی قوم دو ایسے جملے ہیں جو ہرگز ہمعنا نہیں ہیں۔ مسیحی کلیسیا مسیحی قومیت کی ماں ہے اور مسیحی قوم اس کی بیٹی ہے مسیحی قوم کو پیدا کرنے اور بنانے کے لئے سب سے پہلے مسیحی کلیسیا کو ہندوستان میں بنانا چاہئے۔ ہندوستان میں کلیسیا بنانے کے اسباب وسامان تو موجود ہیں پر کلیسیا نہیں ہے۔ کلیسیا کو بغیر بنائے ہندوستان میں مسیحی قوم بنانے کے راگ گانے مسیحیان ہند کے لئے ہرگز مفید نہ ہونگے۔

مسلم اخبارات پر ایک نظر

ہفتہ زیر نظر کے مسلم اخبارات ہماری نظر سے گذرے۔ مثلاً الفضل قادیان۔ پیغام صلح لاہور اہلحدیث امرتسر۔ الفقیہ امرتسر وغیرہ۔ اُن کی روش میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ مسلم اخبارات میں اب تک مرتد کے قتل پر بحث چلی جاتی ہے۔ اشاعت اسلام پہ زور ہے۔ ارتداد کی روک تھام کی اب تک فکر دامنگیر ہیں۔ مسیحیت کی اشاعت کی ترقی پر پریشانی ہے باہمی کفر و شرک کے فتووں پر بحث و تمحیص ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کا بھی کبھی کبھی خیال آگیا ہے۔ مسلم تنظیم کا بھی کچھ خیال ہے۔ مگر ہمارے خیال میں مسلم اخبارات میں باہمی اتفاق و اتحاد کی نسبت باہمی منافرت و نفاق پر بہت زیادہ زور ہے۔

ہندو آریہ اخبارات پر ایک نظر

ہفتہ زیر نظر کے ہندو آریہ اخبارات کی روش سے یہ بات مترشح ہے کہ وہ باہمی منافرت و نفاق پر غالب آتے جا رہے ہیں۔ ان میں تنظیم و باہمی اتحاد زیادہ مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ وہ ہند کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابل مضبوط ہو رہے ہیں۔ ہر دو تبلیغی مذاہب کی ترقی کو محدود و مسدود کرنے کی تدابیر میں کامیاب صورت اختیار کرتے جاتے ہیں شدھی کا کام بدستور جاری ہے۔ اس کے لئے روپیہ اور آدمی اُن کے پاس ہیں۔ بعض جگہ کے اچھوتوں میں انہیں اچھی خاصی کامیابی ہوئی ہے مہاتما گاندھی کے پروگرام سے جس قدر وہ فائدہ اُٹھا رہے ہیں اس کا عشر و عشیر بھی دوسروں کو نصیب نہیں ہوا۔

ہمارے خیال میں اگر ہندو آریہ صاحبان کی ترقی کی یہی صورت رہی تو وہ دن دور نہیں جب ہند کی مسیحی اور مسلم آبادی اُن کے مقابل بالکل عاجز ہو جائیگی۔ اگر مسیحیوں اور مسلمانوں نے ہندوستان میں اپنی ہستی کی حفاظت کرنا ہو تو وہ جلد اپنے باہمی مذہبی تخالف کا انسداد کر کے باہم متحد ہونے کا راہ دریافت کریں ۔ ۔ ۔ تاکہ ہندو آریہ صاحبان سے اتحاد و مصالحت کی کوئی صورت بن سکے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ ہر دو بشارتی مذاہب کو زمانہ قریب میں بُرے دن دیکھنا پڑینگے۔

ہمعصر مسیحی لاہور کے اگست نمبر میں مرحوم مسٹر ایس۔ کے رودرا کے مختصر حالات زندگی پر معقول تبصرہ کیا گیا ہے جو ہنوز تفصیل کا محتاج ہے امید ہے کہ مسیحی آپ کے تفصیل حالات بھی کسی وقت شائع فرمائیگا۔

مسیحی ناظرین نورافشاں مسیحی کی یہ خبر پڑھ کر بھی خوش ہونگے کہ امسال بی۔اے کے امتحان میں سنیرڈ کالج لاہور سے گیارہ لڑکیاں شریک امتحان ہوئی تھیں اور گیارہ کل گیارہ بی۔اے میں پاس ہوئیں۔ امتحان کا یہ نتیجہ واقعی کالج سٹاف کی علمی لیاقت پر ایک حیرت انگیز مہر ہے۔ ان گیارہ لڑکیوں میں چھ لڑکیاں مسیحی اور ۵ ہندو ہیں۔ ہم



سکول سٹاف اور جملہ کامیاب لڑکیوں کو مبارکباد کہتے ہیں۔

ہمعصر مسیحی کی ایک خبر ہم پیشتر شائع کرچکے ہیں کہ پنجاب کرسچن کانفرنس نے پنجاب . . . گورنمنٹ سے ۲۴ مربعے اور حاصل کئے تھے۔ نمبر زیر نظر ہیں اُن کی تقسیم شائع ہوئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

ضلع لائلپور کی قسمت میں	۶½ مربعے گئے
گوجرانوالہ کے حصہ میں	۴ مربعے گئے
شیخوپورہ کے بخرہ میں	۴ مربعے گئے
سرگودھا کے نصیب میں	۵ مربعے گئے
سیالکوٹ کے حصہ میں	۴½ مربعے گئے
گورداسپور کو	۱ مربع ملا

گوہر ایک ضلع نے اپنے پیسہ سے مربعے خریدے ہیں تو بھی پنجاب کرسچن کانفرنس بھی تعریف و توصیف کی مستحق ہے کہ وہ مربعے حاصل کرنے اور تقسیم کرنے میں کامیاب ہوئی۔ باقی رہی ہر ایک ضلع کی کامیابی۔ سو وہ ہر ایک ضلع کی محنت و شفقت پر موقوف ہے۔ جسکی بابت قبل از وقت کچھ لکھنا دشوار ہے۔ تو بھی جن ضلعوں نے مربعے حاصل کرتے ہیں ہم دل سے اُنہیں مبارکباد کہتے ہیں۔

پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان

یوں تو ہم دونوں کا اکثر مباحثوں میں ساتھ رہنے کا اتفاق ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے مباحثوں اور مناظروں سے حظ اُٹھاتے رہتے ہیں۔ لیکن اب کے دفعہ جو لطف ہمیں سیالکوٹ میں پادری صاحب موصوف کے مباحثہ میں آیا وہ قند و شکر سے بھی بڑھ کر تھا۔ اِس وقت ہمارا مدعا یہ نہیں ہے کہ ہم سیالکوٹ کے مباحثوں کی کیفیت من و عن بیان کریں۔ کیونکہ ہم نے اپنے مہربان دوست خواجہ صاحب مصنف "موازنہ انجیل و قرآن" کو اس کام کے لئے زحمت دی ہے۔ بلکہ ہمارا مدعا صرف یہ ہے کہ ہم ناظرین کو اس بات کی وجہ بتلائیں کہ کیوں ہم نے پادری عبدالحق صاحب کو فاتح قادیان معنون کیا ہے۔

سیالکوٹ کے مباحثوں میں جو ۲۰-۲۶ جولائی ۱۹۲۵ء تک جاری رہے ہم بہ ہزار دقت نبوت مرزا پر مباحثہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ قادیانیوں کی طرف سے مولوی غلام محمد صاحب نے چالیس منٹ تک نبوت مرزا پر لکچر دیا اور اُس کے بعد پادری عبدالحق صاحب نے اپنے پرانے حریف کے لکچر پر اعتراضات کی موسلا دھار بارش اس خوبی کے ساتھ برسائی جس سے بے چارے غلام محمد صاحب کی تمام ملمع کاریاں و رنگ سازیاں دھو ڈالیں اور آپ کورے کے کورے رہ گئے۔

اس مباحثہ میں چند ایسی خصوصیات تھیں جنکو اگر بیان نہ کریں تو ناظرین کو لطف نہیں آسکتا ہے (۱) علی العموم کل مسلمانوں کی ہمدردی مسیحیوں کے ساتھ تھی (۲) قادیانی مناظر کا چہرہ ایسا اُترا ہُوا تھا جس طرح حالت نزع میں ہوتا ہے اور ہونٹ ایسے خشک ہو گئے تھے کہ بمشکل بات نکلتی تھی۔ (۳) قادیانی مناظر سے جب اور کچھ نہ بن سکا تو سخت کلامی پر اُتر آئے اور پادری صاحب نے بھی مرزا صاحب نے بھی نبوت آسمانی کی خطبہ خوانی کا حق ایسا ادا کیا کہ چاروں طرف سے واہ واہ اور جزاک اللہ کے نعرے پیدا تھے۔

غرضیکہ پادری صاحب نے اینٹ کا جواب پتھر سے اور پتھر کا جواب لوہے سے دیکر قادیانی مناظر کی نزکی تمام کر دکھائی۔ اس فتحمندی کے صلہ میں ہم نے پادری صاحب کو "فاتح قادیانی" کا خطاب دیدیا اس امید پر کہ کم از کم ہمارے احباب آئندہ پادری صاحب موصوف کو اسی خطاب سے یاد فرماتے رہینگے۔

بالآخر ہم سیالکوٹ کی بشارتی کمیٹی کے کل ممبران اور علی الخصوص مسٹر جلال الدین بی۔ اے اور پادری سموئیل صاحب اور ماسٹر رفیق صاحب کا از تہ دل شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہماری راحت و آسائش کے لئے بیحد زحمت اُٹھائی۔

سُلطان افغان۔ فتحگڈھ۔ یو۔ پی

موازنہ انجیل و قرآن

ہم نے کتاب مافوق کی جو خواجہ صاحب کی اوّلین تصنیف ہے مختلف اخبارات میں بے حد توصیف پڑھی تھی۔ اور متعدد اصحاب کی زبانی بہت کچھ تعریف سنی تھی۔ لیکن چونکہ یہ کتاب خود ہماری نظر سے نہیں گذری تھی۔ اس لئے ہمیں قدرے تردد تھا۔

اب چونکہ یہ کتاب خود ہماری زیر نظر ہے۔ اس لئے ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فی الحقیقت یہ کتاب اپنے موضوع میں ایک نئی اور اعلےٰ پایہ کی تصنیف ہے۔ اور ہم اپنے دوست خواجہ صاحب کو اس تازہ تصنیف پر مبارکباد کہتے ہیں۔ ان تمام مسیحی اصحاب کی خدمت میں جو اسلام کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں پر زور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں طباعت و کتابت دونوں دیدہ زیب ہیں بایں ہمہ قیمت صرف ۱۲ ہے جو مصنف صاحب کی محنت کے لحاظ سے کم ہے۔

ذیل کے پتوں سے یہ کتاب مل سکتی ہے۔

(۱) پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور۔

(سلطان)

(۲) ۱۵ ستمبر تک مسٹر میتھوز لنڈور مصوری اور ۱۵ ستمبر کے بعد مسٹر میتھوز امریکن مشن منٹگمری پنجاب سے بھی مل سکیگی

سرکاری اعلان

رائل ملٹری کالج سینڈہرسٹ میں داخلہ کے لئے امیدواروں کا انٹرنس امتحان شملہ میں ستمبر کی ۴ تاریخ کے بجائے ۱۴ ستمبر ۱۹۲۵ء کے روز ہوگا جیسا کہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۵ء کے سرکاری اعلان میں ظاہر ہو چکا ہے۔

پنجاب میں مسیحیوں کی حیرت انگیز ترقی

کا چرچا آجکل اخبارات میں خوب ہو رہا ہے۔ جس پر ہمارے آریہ و مسلم بھائیوں کو سخت حیرت ہوئی ہے۔ ہفتہ وار اخبار زمیندار مطبوعہ ۸ اگست نے مسیحیوں کی ترقی کی روک تھام پر قریباً دو کالم خرچ کئے ہیں۔ مسیحیوں کی ترقی دکھا کر پنجاب کے مسلمانوں کو اشاعت اسلام کے فرض سے بیدار کیا ہے۔ جسے پڑھکر ہمیں اس سے خوشی ہوئی کہ ہمارے مسلم احباب بھی عیسائیوں سے کچھ ترغیب پانے لگے ہیں۔ وہ بھی اُن کی ہستی کا احساس کرنے لگے ہیں۔ اُن کی ترقی کو دیکھکر انہیں اشاعت اسلام کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔ اگر اشاعت اسلام کی ضرورت صرف مسیحیت کی ترقی کی روک تھام کے لئے خیال میں آئی ہو تو ہم اشاعت اسلام کو اشاعت اسلام کہنے میں تامل کرینگے۔ لیکن اگر لوگوں کی فلاح و بہبودی کے لئے اشاعت اسلام کی جائے تو بلاشک اشاعت اسلام کی ضرورت سے ہر ایک منصف شخص کو اتفاق ہوگا۔

سپین اور فرانس کی مراکو سے جنگ

ملکی معاملات کو سمجھنے والے ایک عرصہ سے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ دنیا میں دیرپا امن صرف اسلام و مسیحیت کی باہمی مفاہمت پر یا دنیا کے عیسائیوں اور مسلمانوں کے باہمی ملاپ پر منحصر ہے۔ ورنہ دنیا کا امن ہمیشہ خطرہ میں رہیگا۔ دوسرے لفظوں میں اس بات کو یوں ادا کر سکتے ہیں۔ دنیا میں جنگ اب عیسائیوں اور مسلمانوں کا ہی باقی رہ گیا ہے۔ اگر عیسائیوں اور مسلمانوں میں میل ملاپ ہو جائے تو دنیا کی آنے والی جنگ کبھی رونما نہ ہو سکے۔ لیکن مشکل یہی ہے کہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہی میل ملاپ کی کوئی صورت نہیں بنتی ہے۔ دنیا کے عالمگیر جنگ کی آگ ہنوز نہ بجھی تھی کہ مراکو میں جنگ جاری ہو گیا۔ اس میں آئے دن ترقی ہوتی رہی ہے۔ اہل مراکو نے سپین بلکہ فرانس سے آجتک چھکے چھڑا رکھے ہیں۔ سوریہ کے دارالخلافہ پر عربوں نے ابھی تازہ حملہ کر کے فرانس کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ عربوں نے سوریہ کے دارالخلافہ سعدیہ پر حملہ کر کے ۲۰۰ فرانسیسی سپاہیوں کو مار ڈالا اور ۶ سو کو زخمی کیا۔ بہت سا سامان جنگ لوٹ لیا اگرچہ بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسی فوج نے باغیوں کی سرکوبی کر کے سعدیہ پر قبضہ کر لیا ہے اور پھر امن قائم کر لیا ہے۔ نہ ابھی کسی کو معلوم نہیں کہ جنگ مراکو کے اور کیا کیا نتائج دنیا کی آنکھوں میں آنے والے ہیں۔

دہلی میں زمانہ قدیم کے سکے ملے ہیں۔

ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ دہلی میں کپڑے کے کارخانہ کے قریب مزدور پرانے تالاب میں کھدائی کا کام کر رہے تھے۔ اُن کو وہاں ایک بند ڈبہ ملا۔ اس میں ۶۴ سونے کی مہریں اور ۳۰ چاندی کے سکے دستیاب ہوئے۔ ہر ایک مہر کا وزن قریباً ۷ ماشہ کا ہے جن پر ہجری کے ایام سے علاقہ رکھتی ہیں۔ ان پر شہنشاہ اورنگزیب اور شاہ عالم کے نام چھپے ہیں۔ چاندی کے سکے بزیادہ قدیم زمانہ کے ہیں۔ ان پر محمد شاہ اور بہادر شاہ کے نام پائے گئے ہیں۔

بمبئی گورنمنٹ اور پسماندہ جماعتیں

گورنمنٹ بمبئی نے ابھی حال میں ایک حکم صادر فرمایا ہے جس کا مطلب اس قدر ہے کہ گورنمنٹ نے اپنے ماتحت کے تمام محکموں کے افسروں کو حکم دیا ہے کہ جس قدر آسامیاں محکموں میں خالی ہوں اُن کو بھرنے کے لئے پس ماندہ جماعتوں کے لوگوں کو پہلے موقعہ دیا جائے۔ اس کے بعد دوسری جماعتوں کو موقع دیا جائے۔ غریب پروری اسکو کہتے ہیں۔

لکھنو ٹرین پر دلیرانہ لوٹ

کاکوری سٹیشن پر جو او۔ آر ریلوے لائن کا سٹیشن اور لکھنو سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے ڈاکہ زنی کا وقوعہ میں آیا۔ ڈاکو میسک (مصنوعی چہرے) پہنے ہوئے اور آتشی ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ جنکا شمار بیس کے قریب تھا۔ اُنہوں نے زنجیر کھینچ کر گاڑی کو رکوا لیا اور گارڈ کی گاڑی میں داخل ہو کر دو ہزار روپیہ لوٹ لیا تین آدمی روک تھام کرنے لگے۔ انکو گولی سے مار ڈالا اور رفو چکر ہو گئے۔ ان میں ایک یورپین بھی تھا۔ کوئی ڈاکو پکڑا نہیں گیا۔ یورپین صرف زخمی ہو کر بچ گیا۔

خبریں

منگلوار صبح کو ایک ۲۲ سالہ نوجوان چمن لال جو شبارہ کا رہنے والا تھا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی میں ملازم تھا۔ دریائے راوی پر ایک دوست کے ہمراہ نہانے کے لئے گیا۔ نوجوان کا دوست حاجت ضروری رفع کرنے کے لئے گیا تو اس نے بعد میں دریا میں نہانا شروع کر دیا اور جب وہ شخص واپس کنارے پر آیا تو اُس نے چمن لال مذکور کو غوطے کھاتے دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے بیچارہ لڑکا پانی میں ڈوب گیا۔ ہزار کوشش کے باوجود لاش نہ مل سکی۔ لڑکے کے والدین کو تار دیا گیا ہے

(نامہ نگار)

منگلوار شام کو ۵ بجے کے قریب ایک پٹھان کو اکبری دروازہ کے پاس بچوں کے اغوا کے سلسلہ

میں گرفتار کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم ایک مسلمان رذیل کو اُٹھائے لئے جاتا تھا اور شور برپا ہونے پر اُسے گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم اس وقت پولیس کی حفاظت میں ہے اور تفتیش ہو رہی ہے۔

(۔۔۔)

لاہور ۱۲ اگست۔ پرسوں شام کے ۶ بجے کے قریب لوئر مال روڈ پر خواجہ برکت علی صاحب کا جو جنرل پوسٹ آفس میں ملازم ہیں فرزند اپنے ٹانگہ میں جا رہا تھا کہ ٹانگہ کا گھوڑا آپ کے ملازم کے ضبط میں نہ رہا اور کودنے لگا۔ اس پر لڑکے نے اپنی حفاظت کے لئے ٹانگہ سے باہر چھلانگنے کی کوشش کی۔ مگر بدقسمتی سے لڑکا ٹانگے کے آگے آگیا۔ اور اُسے سخت چوٹ آئی جس کے باعث وہ اُسی وقت بیہوش ہوگیا۔ ٹانگہ ڈرایور ملازم گھوڑے کو قابو میں نہ رکھ سکا اور آگے جاکر ایک بائیکل سوار شخص کو اس نے روند دیا۔ سائیکل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ اور سائیکل پر سوار شخص بھی مجروح ہوا اور اُسکی ہاتھ کی انگلیوں اور ٹانگوں وغیرہ پر زخم آئے۔ آگے جاکر ٹانگہ تھم گیا اور ایک کانسٹیبل نے ٹانگہ ڈرایور کو ٹھہرا کر اپنی حراست میں لے لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکے کو ایک اور ٹانگہ میں بٹھا کر ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

(۔۔)

شملہ ۱۱ اگست۔ آج اسمبلی کے ۲۶ اگست کے اجلاس میں پیش ہونے والے غیر سرکاری جلسوں کے متعلق قرعہ اندازی ہوگئی۔ سب سے اول نمبر پر مسٹر اے رنگا سوامی آئنگر کا بل نکلا۔ جو تعزیرات ہند کی دو دفعات سڈیشن کی ترمیم کے متعلق ہے۔ اس میں قرار دیا گیا ہے کہ کوئی بات سڈیشن نہ ہوگی۔ جب تک یہ تشدد یا نقص امن کے لئے صریح انگیخت نہ ہو۔ مسٹر اچاریہ کا ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کی ترمیم کے متعلق بل دوسرے نمبر پر نکلا۔

ان دونوں بلوں کی شکست پر سوراجیہ پارٹی کی حمایت ہے مسٹر وی این ملک کا ساحلی ٹریفک ہندوستانی جہازوں کے ریزرو کئے جانے کے متعلق بل تیسرے نمبر پر نکلا ہے۔

(۔۔۔)

کلکتہ ۱۰ اگست۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ صاحب کلکتہ کی عدالت میں آج ایک مقدمہ کی سماعت ہوئی ہے۔ جس میں ہیرالال مہتہ اور دو گوروں کے برخلاف دھوکہ دہی کا الزام عائد کیا گیا۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ ہیرالال مع دو دیگر ملزموں کے کلکتہ میں کاروبار شروع کیا۔ جس کے کارخانہ میں بلاد داس رامیشور کے ساتھ دھوکہ کیا۔ ملزم ہولڈ غائب ہوگیا دکان بند کردی اور حصص بیچکر روپیہ ولائیت بھیجدیا مقدمہ چل رہا ہے۔

(۔۔۔)

شملہ ۱۱ اگست۔ سکریٹری سادھو سمتی سے نہایت دلچسپ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس میں درج ہے کہ نیویارک (امریکہ) کی انٹرنیشنل لیکچرز سوسائٹی نے شری سوامی کرپالداس ایم۔ اے صدر سادھو سمتی آگرہ کو دعوت دی ہے کہ آپ جولائی ۱۹۲۶ء سے لیکر دو سال میں سات سو لیکچر دیں۔ لیکچر بھگوان بدھ۔ شری رام چندر۔ شری کرشن چندر۔ شری شنکر اچاریہ۔ گورو نانک۔ گرو گوبند سنگھ۔ سوامی دیانند۔ کبیر۔ شری مہادیو سوامی (جین) اور راجہ رام موہن رائے کی زندگیوں پر ہونگے۔ سوسائٹی ہر لیکچر کے لئے ۱۰۰ ڈالر ادا کریگی اور ان تمام لیکچروں سے حاصل کردہ آمدنی سے ہندوستان میں دنیا بھر کے مذہب کی ایک انٹرنیشنل یونیورسٹی بنائی جائیگی

تقدس مآب سوامی کرپالداس جی کے ساتھ ہندوستان کے مذہبی فرقوں کے نصف درجن عالم ہونگے لیکن پھر بھی

صاحب یاد دلاتے ہیں کہ سادھو سمتی ایک مشہور انگریزی سمتی ہے سمتی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہوا ہے کہ دیش بندھو داس اور ہز ہائنس مہاراجہ گوالیار کے دو بت چاندی کے بنوائے جائیں اور وہ قوم کو پیش کئے جائیں

(۔۔۔)

کلکتہ ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ سوراجیہ پارٹی کے اجلاس میں پنڈت موتی لال نہرو نے اعلان کیا کہ مسٹر فضل الحق (سابق وزیر بنگال) نے وعدہ کیا ہے کہ خواہ انہیں بنگال کونسل کی صدارت کے لئے نامزد کیا جائے یا نہ وہ اور ان کے پیرو سوراجیہ پارٹی کے نامزد شخص کی حمایت کرینگے۔ مسٹر سین گپتا نے اندیشہ ظاہر کیا کہ اگر کسی مسلمان کو بنگال کونسل کی صدارت کے لئے نامزد نہ کیا گیا۔ تو مسلم قوم میں یہ خیال پیدا ہوجائیگا کہ اُن کے حقوق کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ پنڈت موتی لال نہرو اور مسٹر سین گپتا نے ڈاکٹر سہروردی کو صدارت کونسل کے لئے سوراجیہ پارٹی کی طرف سے امیدوار نامزد کئے جانیکی تائید وحمایت کی۔

ڈاکٹر سہروردی نامزد کئے گئے

کلکتہ ۱۱ اگست۔ ڈاکٹر سہروردی ڈپٹی پریذیڈنٹ بنگال لیجسلیٹو کونسل کو سوراجیہ پارٹی کے اجلاس میں بنگال کونسل کی صدارت کے لئے پارٹی کا نامزد امیدوار منتخب کیا گیا۔

(۔۔۔)

لندن ۷ اگست امیر فیصل مارسیلز ۹ اگست کو پہنچینگے۔ اور وہاں نمائندہ عراق مقیم لندن سے ملاقات کریگا۔ امیر فیصل کا ارادہ ہے کہ پہلے براعظم یورپ میں علاج کرائیں۔ ازاں بعد نجی کے طور پر لندن جائیں

(۔۔۔)

نور افشاں سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھیں

سیالکوٹ کنونشن

از ۳۰ ستمبر ۱۹۲۵ء ۶ بجے شام تا ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء اختتام

مضمون۔ کلیسیا خدا کا مقدس۔

مطالعہ بائبل۔ پولس رسول کا خط افسیوں کو۔ برترین کی زندگی ایمان اور صرف ایمان ہی کے ساتھ مانگنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ سب صاحبان جو روح سے معمور شدہ کلیسیا کی خواہش رکھتے ہیں۔ تشریف لائیں۔ اگر کوئی خاص بات دریافت کرنی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔



پتہ

سکرٹری سیالکوٹ کنونشن

امریکن مشن گوجرانوالہ پنجاب

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق سوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

اُردو کتابیں

چشمۂ حیات کی شاخیں۔ از پادری آر ہیوسٹن صاحب ۱۲ حسب ذیل حصوں میں بمعہ تصاویر۔

(۱) **خوشی کی راہ۔** آسمانی راہ پر چلنے والوں کو کن کن باتوں سے واسطہ پڑتا ہے اُن کا مفصل بیان صفحہ ۱۸ - ۳ پائی۔

(۲) **مکڑیوں کا نمونہ۔** مکڑی کی خصلت۔ محنت و استقلال کی مثالیں صفحہ ۱۶ - ۳ پائی۔

(۳) **بنونی لڑکے کی علامت۔** یعقوب کی بیوی راخیل کے چھوٹے بیٹے بنونی یا بن یمین کا حال صفحہ ۲۰ - ۳ پائی

(۴) **ٹیڑھی چیزوں کو سیدھا کرنا۔** دل کا ٹیڑھا پن کس طرح سیدھا کیا جا سکتا ہے صفحہ ۱۴ - ۳ پائی۔

(۵) **وہ شخص جو خدا کے نزدیک بزرگ ہو۔** اس حصہ میں انکل ٹام کا قصہ بہت مزیدار ہے صفحہ ۲۳ - ۳ پائی

(۶) **سوسن کی تعلیمات۔** مخلوقات سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ پادری مارسین جارج سوم اور ایک زمیندار کا قصہ۔ صفحہ ۱۸ - ۳ پائی۔

(۷) **خدا کو دینا۔** اپنے دلوں کو خدا کے حوالہ کرنے کا بیان تمثیلوں میں صفحہ ۱۱ - ۳ پائی۔

(۸) **اعجوبہ چراغ۔** ۱۱۹ ویں زبور کے متعلق نہایت عجیب و غریب معلومات اور الف لیلہ کے طلسمی چراغ کا بیان صفحہ ۱۷ - ۳ پائی۔

(۹) **لڑکوں کی خاصیت کی پہچان۔** بچوں کا مزاج و طبیعت۔ خو و خصلت اور صحبت و سنگت لڑکوں کی قسمیں صفحہ ۱۸ - ۳ پائی۔

(۱۰) **زمانہ ہزار سال۔** قیامت کا وہ پہلو جس میں زمانہ آئندہ کا ذکر ہے۔ اس کی تشریح و تفسیر صفحہ ۱۷ - ۳ پائی

(۱۱) **عمدہ سوداگری۔** دنیوی تجارت اور دانائی کی سوداگری میں جو فرق ہے اُسکی تشخیص صفحہ ۱۵ - ۳ پائی

(۱۲) **یسوع مسیح کی تعلیمات۔** مضمون نام سے ظاہر ہے۔ صفحہ ۱۷ - ۳ پائی۔

چشمۂ حیات کی شاخیں۔ مندرجہ بالا بارہ حصص یکجا کتاب کی صورت میں مجلد صفحہ ۲۰۵ - ۶ آنہ

چوبیس بائبل کی کہانیاں۔ مصنفہ جارج اور بے انگرم صاحبان۔ اس موومنٹ میں کام کرنے والوں کے لئے یہ کتاب انگریزی رومن اُردو ہندی مرہٹی گجراتی اور کناری زبانوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہے اور اب اُردو میں چھپی ہے صفحہ ۷۶ - ۳ ر

چوپائی زبور۔ از پادری ایف جی ہائر صاحب ۲۳ ویں زبور کی یہ تفسیر جو کہ ۱۲ ابواب پر شامل ہے نہایت پُرلطف اور قابل دید ہے صفحہ ۲۴۶ اصل ۴ ر رعایتی ۱ ر

چھپا ہُوا خزانہ۔ چند اشخاص کے مسیحی ہونے کے حالات اور بحث کی صورت میں مندرجہ ذیل مسائل کی تشریح دین مسیحی اور اسلام میں راہ نجات کے متعلق بڑا اختلاف۔ مسیح خدا کا بیٹا۔ کیا انجیل میں تحریف ہو گئی۔ فارقلیط انجیل میں محمد صاحب کے نام کا مسئلہ۔ مسئلہ تثلیث وغیرہ۔ تمام بیانات کہانی کی صورت میں ہیں صفحہ ۵۶ - ۳ ر

مطالعۂ قدرت کے متعلق کہانیاں۔ اب تک بچوں کے لئے قدرتی مناظر پر اعلیٰ مگر آسان اور مفید کہانیوں کی کوئی کتاب موجود نہ تھی۔ اس کمی کو ..... مس آر انگلس صاحبہ بی۔ اے نے یہ کتاب لکھ کر پورا کر دیا ہے۔ بہت سی پھولوں پھلوں۔ پودوں اور پرندوں وغیرہ کی دیسی تصاویر نے کتاب کی خوبی میں خاص اضافہ کیا ہے صفحہ ۸۰

چھوٹا منہ بڑی بات۔ یعنی ہاتھ کان آنکھ و زبان کا دلچسپ مناظرہ صفحہ ۱۴ - ۶ پائی

چراغ کلام۔ سال بھر کے ہر ایک دن کے لئے صبح و شام کی کلام اللہ کی تلاوت صفحہ ۳۷۳ کپڑا اور روپیہ ٹشف ۲ر ۱۲

چینگی یا مسیح بادشاہ۔ یہ بہاج کے ممبروں کے لئے یہ رسالہ پادری اے آر ایکڈروف صاحب ریکٹو چیلی بچونے لکھا ہے صفحہ ۳۱ - ۳ پائی

بُرے نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے انسان میں بیماری اور مہلک وبائیں مصیبت اور غلامی اور ذلیل حالت بنی رہتی ہے۔ ہاں خُدا تعالےٰ نے مرضی کو بیشک انسان میں پیدا کیا ہے اور مرضی پر چلنے کے لئے قوانین بھی دیئے اور قانون سے اگر باہر جائے تو اُسے روکا یا منع بھی کیا۔ اگر بالکل قانون اِلٰہی سے خلاف چلے تو اُس کی سزا بھی مقرر کی جو پاک کلام کے تلاوت کرنے والے ہیں وہ خوب جانتے ہیں۔ نیز ہر شخص کا ضمیر جسے کانشنس کہتے ہیں۔ نیک وبد عمل کے لئے اندر یعنی باطن میں گواہی دیتا رہتا ہے مگر بشر اُسکو سُنے یا نہ سُنے۔ اُس پر عمل کرے یا نہ۔ اگر انسان اپنی مرضی کو قانون اِلٰہی کے خلاف استعمال کرے۔ تو ضرور ہے کہ وہ بے شمار تکلیفوں اور مصیبتوں کو اپنی تباہی کے لئے بُلائے۔ مثال۔ ایک میگزین ہے جس میں جنگی سامان جو جنگ کے وقت کام آتا ہے۔ موجود ہو یہ سامان خاص وقت پر کام میں لانے کے لئے ہے اور وہ بھی قاعدے کے ساتھ۔ بے قاعدہ استعمال نہیں ہوتا۔ اگر کوئی خود پسند شخص اپنی مرضی کی نادانی سے اپنا دل بہلانے کے لئے اِس میگزین میں آگ لگا دے۔ تو کتنی مصیبت برپا ہوگی اس سے نہ صرف اس خود پسند شخص کو ہی نقصان پہنچیگا بلکہ اس میگزین کے قرب وجوار میں جو لوگ ہونگے۔ جو عمارتیں ہونگی۔ جو کارخانے ہونگے۔ جو چرند وپرند ہونگے وہ سب ہلاک ہو جائینگے۔ عمارتیں خاک سیاہ ہو جائینگی۔ کارخانے جل بھن جائینگے۔ عورتیں۔ مرد۔ بچے سب کھاتے پیتے کھیلتے اور کام کرتے ایک دم میں لقمۂ اجل ہو گئے۔

مرضی۔ ہمیشہ انسان کی عادت ہے کہ وہ اپنی مرضی پوری کرتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ اناؤں کی رائے کلام خدا کی ہدایت اور مقدسوں کی رفتار پر بلا غور کئے اپنی مرضی پر چلتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ انسان حقیقی آرام یا خوشی نہیں پا سکتے۔ جو چیز خدا کی بنائی ہے اُس میں کسی طرح کا خدا اب نہیں۔ جو قاعدے اور قانون خُدا نے مقرر کئے ہیں اُن میں انسان کے لئے اگر عمل کرے تو کوئی سزا یا لعنت یا دوزخ حصے میں نہیں آتا بلکہ صرف اپنی مرضی کے موافق چلنے ہی پر انسان کو حاصل ہوتے ہیں"۔

خُدا تعالےٰ نے اپنے مقرر کردہ قانون پر عمل کرنے والوں کو برکت ہی برکت۔ برکتوں ہی کے وعدے دیئے ہیں۔ تمام پاک کلام کو غور سے مطالعہ کیجئے یعنی راہ پر جانے سے خُدا نے انسان کو منع کیا ہے۔ اگر انسان اُسی پر چلے اور اسی کو مانے۔ تو آپ خود اس امر کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ برکت آئیگی یا لعنت۔ خُدا تعالےٰ کی طرف سے دو حکم ہیں۔ دو راستے ہیں۔ ایک برکت پانے کا راستہ ہے۔ ایک دوزخ اور عذاب کا۔ اسی طرح ایک برکت ملنے کا حکم ہے۔ ایک لعنت کا۔ اے فہیم اہلِ ایمان بھائیو اور بہنو اور بخدمت بزرگو۔ پیارے نوجوانو! مقدس انجیل کے ماننے والو۔ تعلیم یافتہ صاحبان جو سول یا دفاتر یا دیگر محکموں میں کام کرتے ہو۔ جن میں اہلِ حرفت اور تاجر بھی شامل ہیں۔ اے ہموطن ہندو اور مسلم بھائیو! آپ اپنی خود پسندی اور آزاد مرضی کے موافق چلکر مذہب اور اہل مذہب کو اپنی قوم و ملک کو کیا دے رہے ہو۔ کتنا نقصان پہنچا رہے ہو؟

خاندان کا ایک جوان۔ اپنی خود پسندی کے موافق ایک ناواجب فعل کرنے سے بروئے قانون گرفتار کیا جاتا ہے۔ جب خاندان کو اس کا احوال معلوم ہوگا تو ہر ایک رشتہ دار کو بے چینی۔ اور گھبراہٹ اور فکرمندی ہوگی۔ اب وقت اور دولت کا صرف ہوگا۔ بے آرامی اور بھوک اور پیاس کی برداشت کرنا پڑیگا۔ ہر ملازم کچہری اور پولیس کے سامنے ناچیز بنکر جانا ہوگا۔ غرض وہ حضرت تو پولیس کے مہمان ہونگے۔ مگر خاندان پر کس غضب کی بلا نازل ہوگی۔ عورت۔ مرد تو حقیقیں سب غمگین اور پریشان رہینگے۔ آں صاحب کو دنیوی اختیار والوں نے گھیر لیا ہوگا۔ خاندان کو ناامیدی سوچ فکر بے چینی۔ جھوٹی خوشامد۔ رشوت کا فکر کھا رہا ہے۔ ایک چھوٹا سا جرم میاں خود پسند نے آزاد مرضی سے کیا اور تھوڑے سے وقت میں مصیبت کتنوں پر آ پڑی؟ اور کتنے دنوں تک رہیگی؟ یہ بیان ایسے فعل کا ہے جو ظاہر ہوا۔ مگر انسان ایسی بہت سی بُرائیاں کرتا ہے۔ جو بالکل پوشیدہ ہیں۔ جنکو وہ خود ہی جانتا ہے۔ کیا ان کا اثر ہم پر اور ہماری پشتوں پر نہیں پڑتا؟ ہاں ضرور پڑتا ہے۔ متی ۷ باب ۱۸ آیت۔ ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا۔ نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ ؏

کرنی کرے کیوں ڈرے کرکے کیوں پچھتائے
تو بیج بوئے ببول کے آم کہاں سے کھائے

گناہ یا پاپ یا بدکاری۔ بے ایمانی۔ جھوٹ۔ فریب دغا۔ ظلم۔ عیاشی۔ اوباشی اور لالچ وغیرہ دنیا میں کثرت سے خود پسندی ۔ ۔ ۔ ۔ وغیرہ کے بُرے استعمال سے ہی پائے جاتے ہیں۔

راستبازی۔ نیکوکاری۔ خدا پرستی۔ پرہیزگاری۔ ہمدردی۔ صلح۔ بے ریا محبت۔ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا وغیرہ۔ ان خاصیتوں سے بھرپور لوگ بہت کم معلوم ہوتے ہیں۔ خود پسندی میں چلنے والے بہت زیادہ ہیں۔ خدا پسندی کے ساتھ چلنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

سوال۔ کیوں بدکاروں کا
ہے۔ نیکوکاروں کا شمار بدکاروں سے
زیادہ ہو۔

جواب۔ جیسا بوؤ گے۔ ویسا کاٹو گے۔

خط ۱۳ باب ۲۰ آیت نزیب نہ کھاؤ۔ خدا ٹھٹھوں میں اُڑایا نہیں جاتا۔ کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹیگا۔ روحانی امر میں بھی یہی حال ہے۔ اے قوم عیسوی۔ اے اہل وطن۔ تخم روحانیت کو اپنے دلوں میں جگہ دو۔ عارفانہ زندگی بسر کرو۔ پاک دل اور قربت آلہی تلاوت کلام مقدس میں رہو۔ بجائے خودپسندی کے خداپسندی میں چلو پھر برکتوں کا شمار کرو۔ متی رسول اپنی انجیل کے ۱۳: ۸ میں فرماتا ہے کہ اور کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے۔ کچھ سوگنا کچھ ساٹھ گنا۔ کچھ تیس گنا۔ جس کے کان ہیں وہ سن لے۔ ہم چند نمونے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

پرستاران خدا۔ حنوک جو تین سو برس تک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ سموایل جسے خدا تعالے نے ہیکل میں آکر بُلایا۔ ایلیاہ۔ جس کے لئے آسمان سے آتشی رتھ آیا۔ الیشع بوقت خوف اسکی امداد کے لئے آسمانی لشکر موجود ہوا۔ دانی ایل۔ جو بوجہ دُعا مانگنے شیروں کی ماند میں ڈالا گیا۔ اور اس کی جان کو کچھ نقصان نہ پہنچا۔ اسی طرح سدرک۔ میسک۔ عبدنجو۔ بباعث بت پرستی نکرنے کے جلتے ہوئے آگ کے بھٹے میں ڈالے گئے۔ اُنہوں نے خوف نہ کھایا اور اپنے ایمان کا زندہ ثبوت دکھایا۔ کرنلیس جسکی خیرات اور دعا خدا نے منظور کی۔ اُس نے فرشتہ آسمان سے خبر پائی۔ جارج مُلر جو اس زمانے میں دعا کا تجربہ کرنے والا گذرا ہے۔ جس کا احوال مکتب مسیح نامی کتاب میں موجود ہے۔ یہ تمام امثال خدا کے پرستاروں کے ایمان و محبت کو بڑھانے والی ہیں۔

۲ **پیشوایِ دین**۔ موسٰی۔ یشوع۔ یسعیاہ۔ یرمیاہ۔ حزقی ایل۔ پولوس۔ پطرس جو ہر روز خدا سے ملاقات کرتے تھے اور خدا تعالے نے ان لوگوں پر اپنی مرضی کا اظہار کرتا تھا۔ وہ اُمت کو پیغام آلہی سناتے تھے۔ یہ ایسے لوگ تھے کہ خدا کی آواز اپنے کانوں سے سنتے تھے وہ قوم اور تمام اقتدار والوں میں درس دینے سے کبھی نہیں ڈرتے تھے۔

۳۔ **پارسا**۔ یوسف جو ملک مصر کے خزانوں پر ممتاز تھے۔ جنہوں نے گناہ کا چند روزہ لطف اُٹھانے کی نسبت خدا کا خوف مانکر قیدخانے میں جانا اور دُکھ اُٹھانا منظور کیا۔ یہ بھی خدا کے پرستاروں کا نمونہ ہے۔

۴۔ **بادشاہ داؤد**۔ داؤد جنہوں نے لاثانی عبادتی زبور تحریر کئے۔ سلیمان جیسے دانا جنہوں نے امثال اور واعظ اور غزل الغزلات کی کتابیں تحریر کیں۔ خدا کے پرستاروں کا نمونہ ہیں۔

۵۔ **بہادر** سمسون جیسا جسمی توانائی یا بدنی طاقت والا کوئی دوسرا شخص نہیں گذرا۔ وہ بھی خداپرستوں کی ایک مثال ہے۔

کیا راستبازی کی تمام قوتیں انہی لوگوں تک ختم ہوگئیں۔ اس زمانے میں اُنکی زندگی کے لوگ نہیں ہوسکتے۔ ہم مسیح خداوند اور اُسکے رسولوں کی زندگی کا اچھا نقشہ اپنی تحریر اور تقریر میں کھینچتے ہیں۔ ہاں یہ نقشہ کھینچنا بھی ٹھیک ہے۔ لیکن عزیزو جب تک ہم میں وہ زندگی جو ہماری چیدہ اور مقدس اشخاص میں کام کرتی تھی جسکا ذکر ہوا ہے موجود نہ ہو تو دیگر مذہبوں سے نکلکر مذہب عیسوی اختیار کرنا کیا ہمارے لئے عبث نہیں؟ ہم نے کون سی روحانی بہادری یا جان نثاری یا قربانی خدا اور اُسکی مخلوق کے لئے کی ہے؟ وہ مقدس روحیں جو ہم سے پہلے اس جہان فانی میں آلہی زندگی کے ساتھ آلہی خدمتیں کر گئیں جنہوں نے راستبازی کے لئے ہر طرح کے دُکھ اُٹھائے اور برداشت کئے آج اُن کی روحیں آسمان سے ہمیں دیکھ رہی ہیں کہ ہماری روحانی رفتار و گفتار و اعتقاد و پیروی کیسی ہے۔ وہ ہمیں دیکھ کر کہہ رہے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری جگہ خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن اُن کا عمل دگرگوں ہے۔ پس ہمیں اپنے ہر قول و فعل میں اور خیالات کے دور میں بخوبی جانچ اور پڑتال کرنا ہے۔ کہ آیا ہم خودپسندی یا خداپسندی میں چل رہے ہیں۔ ہم اپنے خاندان یا اپنی قوم یا اپنے ملک کے لئے لعنت ہیں یا برکت کے باعث ہیں؟

آپ کا دعا گو خادم مسیحی پرچارک

یُونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کردی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عہ ماہوار فی طالب علم کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام کے چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہوسکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشاعت سے مالک تک گردکو نول عہ سے صہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب وسٹیڈ ماسٹر سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نورافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان صاحب پروپرائٹر چھپا۔